OPEN ACCESS
Al-Aẓvā الاضواء
ISSN 1995-7904; E 2415-0444
Volume 38, Issue, 59, 2023
www.aladwajournal.com

تعدیلِ رواۃ میں امام نسائی کے الفاظِ تعدیل کا تحقیقی جائزہ

A Research Analysis of Imam Al-Nasa'I's Terms in Ta'dil Ruwāt(Terms to Praise)

Abdul Sattar
Ph.D Scholar, The Islamia University Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan

Muhammad Shahid Ramzan, Ph.D Scholar,
The Islamia University Bahawalpur, Bahawalpur, Pakistan

Abstract

Allah Almighty has bestowed the Muslim scholars of the first five centuries of Islam with the best capabilities to preserve, compile and transmit the hadith of the Holy Prophet (SAW). They developed a unique science to assess, declare and transmit the authenticity of the narrator of the Hadith. Imam Al-Nasa'i was one of the famous hadith experts who gained great popularity for his expertise in the science of criticism and praise. He was also famous for his two books; Al-Sunan al-Sughrā and al-Sunan al-kubrā. This article is aimed to present a research-based analysis of the terms the imam has used to determine and declare the righteousness or trustworthiness of a narrator of Hadith. The writer has brought up these terms with detailed examples. It can be concluded that Imam Nasa'I' has a great contribution to the development of the science of criticism and praise.

KEYWORDS

Imam Al-Nasa'I; Ta'dil Ruwāt; Science of Criticism and Praise; Hadith Science

Date of Publication: 30-06-2023

تیسری صدی ہجری میں جن علماء راسخین اور محدثین کرام نے علوم دینیہ کے لئے بالعموم اور علوم حدیث کے لئے بالخصوص اپنی زندگیاں وقف کیں، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کو محفوظ کرنے کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ انہی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہیں، جنہوں نے علمِ حدیث میں خاص ملکہ حاصل کیا، آپ کا شمار فن حدیث کے ائمہ کبار میں ہوتا ہے، آپ آئمہ حدیث صحاح ستہ میں سے ہیں، آپ نے سنن مجتبیٰ سے شہرت پائی، اس کے علاوہ آپ کی علم جرح وتعدیل میں بھی خدمات ہیں، آپ حدیث و رجال کے بارے میں وسیع معرفت رکھتے تھے، راویوں کی جرح وتعدیل سے متعلق آپ نے تصانیف بھی فرمائیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ علمِ حدیث کے ساتھ ساتھ علوم الحدیث پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔

امام نسائی کے مختصراً حالات زندگی بیان کیے جا رہے ہیں:

نام ونسب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام احمد، کنیت ابو عبد الرحمان اور نسبت نسائی خراسانی ہے۔[1]

آپ کا نسب حسب ذیل ہے۔ حافظ ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر خراسانی نسائی۔[2]

ولادت:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ 215ھ کو خراسان کے شہر نساء میں پیدا ہوئے۔[3] مشہور قول کے مطابق آپ کی پیدائش 215ھ میں ہوئی، کیونکہ اس کی تائید میں آپ کا اپنا قول موجود ہے، جس کو حافظ جمال الدین مزی نے بیان کیا ہے۔

قال ابوبکر ابن المآمون سمعت أبابکر الامام الدمیاطی یقول لابی عبدالرحمن النسائی : ولدت فی سنة اربع عشرة یعنی ومئتین ۔[4]

لفظ نسائی کی وجہ تسمیہ:

شہر نساء کی طرف نسبت کی وجہ سے نسائی ہے، اس کا تلفظ نون اور سین پر فتح کے ساتھ ہے، اسی بارے میں عبد المنعم شلبی لکھتے ہیں:

والنسائی نسبة الی نساء بفتح النون والسین [5].

ابتدائی حالات وتعلیم:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی پندرہ سالوں کے بارے میں تذکرہ نگار خاموش ہیں، اس ابتدائی عمر کے بارے میں معلوم نہیں کیا جا سکا کہ آپ عمر کے اس ابتدائی حصے میں کہاں موجود تھے اور ابتدائی تعلیم کس سے حاصل

کی، پندرہ سال کی عمر سے تذکرہ نگاروں اور مورخین نے لب کشائی کی ہے، جس یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عمر کے اس حصے میں آپ ''نساء'' میں ہی موجود رہے اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں پر حاصل کی۔

علم حدیث کی ابتدائی تحصیل:

تذکرہ نگاروں اور مورخین نے آپ کا علم حدیث کی جانب پہلا سفر پندرہ سال کی عمر میں بیان کیا ہے، آپ نے پہلا سفر خراسان کی طرف کیا جہاں امام قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ اس وقت تعلیم و تعلم میں مصروف تھے، سب سے پہلے آپ علم حدیث کے لیے امام قتیبہ بن سعد کے سامنے زانوئے تلمذ ہوئے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سال دو ماہ امام قتیبہ بن سعید بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر علم حدیث حاصل کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ 230 ھ میں علم حدیث کے لیے قتیبہ کی طرف آپ کا یہ پہلا سفر تھا، جہاں آپ نے ایک سال اور دو ماہ تک قیام کیا۔[6]

علم واحادیث کے لئے اسفار:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی علوم اپنے شہر نساء سے ہی حاصل کیے، علم حدیث کے لیے آپ نے دوسرے محدثین کی طرح مختلف بلاد و ممالک کے اسفار کیے، جن میں خراسان، عراق، حجاز، مصر، شام، جزیرہ شامل ہیں۔[7]

حفظ وثقاہت:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حافظہ کی قوت عطا فرمائی تھی، تذکرہ نگاروں نے آپ کے حافظہ کی مدح کی ہے، ان کی ثقاہت واتقان پر بھی اتفاق ہے، ابن یونس کہتے ہیں وہ نہایت ثقہ وثابت و حافظ تھے۔[8]

اساتذہ کرام وشیوخ عظام:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کثیر تعداد علماء ومشائخ سے اکتساب علم کیا، تذکرہ نگاروں نے آپ کے شیوخ کی ایک کثیر تعداد ذکر کی ہے۔ حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں آپ کے شیوخ کی تعداد ستر (70) بیان کی ہے۔ اس کے علاوہ شیوخِ صغریٰ کی تعداد تین سو چونتیس (334) اور اس کے علاوہ ایک سو چودہ شیوخ ملتے ہیں، اس طرح آپ کے کل شیوخ کی تعداد تقریباً چار سو پچاس (450) بنتی ہے۔

علمی مقام ومرتبہ:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ علم الحدیث، علم الجرح والتعدیل ومعرفۃ الرجال، علم علل الحدیث اور علم الفقہ میں خاص مقام رکھتے تھے، نامور علماء کرام نے آپ کے علم وفضل کے حق میں تعریفی کلمات کہے ہیں، آپ نہ نے صرف

ائمہ محدثین میں شہرت پائی بلکہ ائمہ جرح تعدیل میں بھی اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے، آپفن جرح وتعدیل کے ماہر تھے، ابن الصلاح نے اپنے مقدمہ میں آپ کو ائمہ جرح وتعدیل میں شمار کیا ہے۔[9]

ائمہ کرام کی ایک جماعت نے امام نسائی کے تقوی وپرہیز گاری پر اتفاق کیا ہے، جس میں امام احمد بن حنبل جیسے فقیہ بھی موجود تھے۔

علامہ سبکی نے حافظہ کے اعتبار سے امام نسائی کو امام مسلم پر مقدم رکھا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃاللہ علیہ ابو علی کا قول نقل کرتے ہیں:

للنسائی شرط فِي الرِّجَالِ أَشَدَّ مِنْ شَرْطِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَكَانَ مِنْ أَءِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ۔[10]

امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کی رجال کے معاملے میں شرائط امام بخاری رحمۃاللہ علیہ اور مسلم رحمۃاللہ علیہ سے بھی زیادہ سخت ہیں۔اور وہ مسلمانوں کے امام تھے۔

امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کو ائمہ رجال نے رجال اور علوم الحدیث کے سلسلے میں امام مسلم اور امام ابن خزیمہ پر ترجیح دی ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں:

قدمه قوم من الحذاق فی معرفة ذلک علی مسلم بن الحجاج و قدمه الدار قطنی وغیره فی ذلک وغیره علی امام الآئمة ابی بکربن خزیمة صاحب الصحیح ۔[11]

بعض آئمہ رجال نے امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کو امام مسلم رحمۃاللہ علیہ پر ترجیح دی ہے۔امام دار قطنی رحمۃاللہ علیہ نے امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کو فن رجال اور علوم حدیث میں امام الائمہ ابو بکر بن خزیمہ رحمۃاللہ علیہ) مصنف صحیح ابن خزیمہ) پر بھی ترجیح دی ہے۔

امام نسائی کو مسلمانوں کے اماموں میں شمار کیا گیا ہے،اس کی تصریح درج ذیل اقوال سے ملتی ہے۔

بعض علماء کرام امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کی شرائط کو امام بخاری ومسلم کی شرائط پر بھی فوقیت دیتے ہیں:

حافظ ذہبی رحمۃاللہ علیہ سعد بن علی زنجانی کا قول نقل کرتے ہیں:

قَالَ الحَافِظُ ابْنُ طَاہِرٍسَأَلْتُ سَعْدَ بنَ عَلِيٍّ الزِّنْجَانِيَّ عَنْ رَجُلٍ، فَوَثَّقَهُ،فَقُلْتُ قَدْ ضَعَّفَهُ النَّسَاءِيُّ،فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّ لأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَرْطاً فِي الرِّجَالِ أَشَدَّ مِنْ شَرْطِ البُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ۔[12]

امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کو رجال کی معرفت میں امام مسلم، ترمذی وابوداؤدپر ترجیح دی گئی ہے، نیز آپ کو امام بخاری وابوزرعہ کا ہم پلہ قرار دیا گیا ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃاللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

هواحذق بالحدیث و علله و رجاله من مسلم و الترمذی وابی داؤد وموجار فی مضمار البخاری وابی زرعة۔[13]

امام نسائی رحمۃاللہ علیہ حدیث، علل اور رجال کے فن میں امام مسلم رحمۃاللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃاللہ علیہ اور امام ابوداؤدؒ سے بڑے عالم ہیں، اور امام بخاری رحمۃاللہ علیہ وامام ابوزرعہ رحمۃاللہ علیہ کے ہم پلہ ہے۔

امام دارقطنی کا قول ہے:

رَضِيْتُ بِهِ حُجَّةً بَيْنِي وَبَيْنَ اللهِ تَعَالَى۔[14]

"وہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت ہیں۔"

حافظ ذہبی رحمۃاللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَكَانَ مِنْ بُحُوْرِ العِلْمِ، مَعَ الفَهْمِ، وَالإِتْقَانِ، وَالبَصَرِ، وَنَقْدِ الرِّجَالِ، وَحُسْنِ التَّأْلِيْفِ"۔[15]

"وہ (امام نسائی) فہم واتقان، بصیرت اور نقد رجال میں علم کے سمندر تھے، اور اچھے لکھاری تھے۔"

امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کے بارے میں جو یہ کہا گیا ہے کہ امام نسائی کے مذہب رجال میں بہت وسعت ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کا رد کیا ہے، اور کہا ہے کہ امام نسائی راویوں سے احادیث لینے میں بہت احتیاط برتتے تھے، بعض راوی تو ایسے بھی ہیں جن سے امام بخاری ومسلم نے روایات لی ہیں لیکن امام نسائی نے ان سے بھی روایات لینے میں اجتناب کیا ہے۔

امام ابوالحسن معافری رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب تم محدثین کی روایات پر نظر ڈالو گے، تو تمہیں معلوم ہو گا کہ جس حدیث کا امام نسائی اخراج کرتے ہیں۔ وہ باقی محدثین کے اخراج کی نسبت صحت کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔[16]

تصانیف:

امام نسائی رحمۃاللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا، آپ بیک وقت حدیث، علوم الحدیث، علل الحدیث، فقہ، علم الجرح والتعدیل، معرفۃ رجال کے امام تھے، آپ نے ان علوم پر بہت سی یادگار تصانیف بھی چھوڑی، ان میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

المجتبیٰ من السنن المسندة، السنن الکبریٰ، کتاب الضعفاء والمتروکین، الطبقات، تسمیة من لم یروعنه غیررجل واحد، ذکرمن حدث عنه ابن ابی عروبة ولم یسمع منه، احسن الاسانید التی تروی عن رسول اللهﷺ، الکذابون المعروفون بوضع الحدیث علی رسول الله ﷺ، خصائص علی، فضائل القرآن، عمل الیوم واللیلة (وهذه الکتب من التفسیرالی عمل الیوم واللیلة اجزاء من السنن الکبری، الکنی، مسند حدیث مالک بن انس (ولعله هو : مسند الموطا)، مسند حدیث الزهری بعلله والکلام علیه، مسند علی بن ابی طالب، الجرح والتعدیل، شیوخ الزهری۔

وفات:

تذکرہ نگاروں اور مورخین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا سبب دمشق یا رملہ میں آپ کو مجمع کے سامنے حضرت علی کے فضائل و مناقب بیان کرنا اور عوام کا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا مطالبہ کرنا، اور آپ کا اس سے پہلو تہی اختیار کرنا، یہی سبب وفات تھا، کہ مجمع کے لوگوں نے آپ کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے، اس سبب کی وجہ سے آپ کی موت واقع ہو گئی۔[17]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سن وفات پر بھی اتفاق ہے کہ آپ کی وفات 303ھ میں ہوئی۔[18]

تعدیلِ رواۃ میں امام نسائی کا منہج و اسلوب

ائمہ جرح و تعدیل جب کسی راوی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں، تو یہ اعتماد مختلف نوعیتوں پر مشتمل ہے، کسی پر اعتماد یقین کے انتہائی اعلیٰ درجے کا ہوتا ہے، اور کسی کے صرف ایک پہلو کو دیکھ کر اس پر اعتماد کا اظہار کر دیتے ہیں، اس اعتماد کے اظہار کے لیے جس طرح دوسرے ائمہ جرح و تعدیل نے تعدیل کے لیے مختلف الفاظ کا استعمال کیا ہے، اسی طرح امام نسائی نے بھی تعدیل کے لیے مختلف الفاظ استعمال کیے ہیں۔

ائمہ جرح و تعدیل راویوں کے حالات واقعات کے مطابق ان کی تعدیل بیان کیا کرتے تھے، ایسے الفاظ جن کے ذریعے امام نسائی نے راویوں کی تعدیل بیان کی ہے وہ الفاظ ذیل میں بیان کیے جا رہے ہیں۔

لاباس بہ:

امام نسائی راویوں کی تعدیل بیان کرتے وقت "لاباس بہ" کا کثیر استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ آدم بن ابی اباس عبدالرحمن بن محمد کے بارے میں فرمایا کہ ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں۔[19]

لاباس بہ،وھوصدوق:

کسی راوی کی ثقاہت وعدالت کو 'لاباس بہ' کے ساتھ بیان کرنے کے بعد 'وھوصدوق' کا اضافہ کر دیتے ہیں، جیسا کہ احمد بن علی القرشی کی تعدیل ان الفاظ کے ساتھ بیان کی۔[20]

لاباس بہ من الثقات:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت 'لاباس بہٖ من الثقات' کے الفاظ بیان فرماتے ہیں، جیسا کہ اسماعیل بن یعقوب الحرانی کے بارے میں 'لا باس بہٖ من الثقات' فرمایا۔[21]

لاباس بہ،کتبناعنہ بمرومجلسا:

کبھی 'لاباس بہٖ' کے بعد 'کتبناعنه بمرومجلسا' کا اضافہ کرتے ہیں۔

لاباس بہ ،کان یخطئی:

کبھی 'لاباس بہ' کے بعد 'کان یخطئ' کا اضافہ بھی کر دیتے ہیں، جیسا کہ احمد بن فضالہ نسائی کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[22]

لاباس بہ---صدوق:

کسی راوی کی ثقاہت وعدالت بیان کرنے کے لیے 'لاباس بہ---صدوق' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ احمد بن حفص نیشاپوری کے بارے میں فرمایا کہ ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں، نیشاپوری سچے ہیں۔[23]

لاباس بہ الافی حدیث مسدد:

بعض اوقات کسی راوی کی ثقاہت وعدالت میں گواہی دیتے تو ہیں مگر اس کی بعض روایات کو چھوڑ دیتے ہیں اور باقی روایات میں عادل قرار دے دیتے ہیں، جیسا کہ الحسن بن احمد الکرمانی کے بارے میں فرمایا کہ ان کی روایات لینے میں کوئی حرج نہیں ہے سوائے حدیث مسدد میں۔[24]

لاباس بہ وھواحب الی من اخیہ علی بن حرب:

امام نسائی بعض راویوں کی تعدیل 'لاباس بہ' کے ساتھ کرنے کے بعد اس راوی کے دوسرے راوی کے ساتھ تقابل بھی بیان کر دیتے ہیں کہ یہ راوی مجھے فلاں راوی سے زیادہ پسندیدہ ہیں، جیسا کہ احمد بن حرب الطائی کے بارے میں فرمایا کہ احمد بن حرب کی روایات لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور مجھے احمد بن حرب ان کے بھائی علی بن حرب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔[25]

کتبناعنہ بمرومجلسا، ولاباس بہ، ولم یعرف اسم ابیہ:

کسی راوی کے متعلق 'کتبناعنه بمرومجلسا، ولاباس به، ولم یعرف اسم ابیه' کے الفاظ سے اس کی ثقاہت وعدالت بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن عبداللہ المروزی کی ثقاہت وعدالت کو انہیں الفاظ سے بیان فرمایا۔[26]

لیس بہ باس:

کبھی 'لاباس بہ' کی بجائے 'لیس بہ باس' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن حمزہ کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[27]

لیس بہ باس، الاانہ کان اختلط:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے 'لیس بہ باس، الاانه کان اختلط' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ ابان بن صمعۃ کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[28]

جبکہ اس راوی کے متعلق ایک رائے آپ کی یہ ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔[29]

ارجوان لایکون بہ باس:

بعض راویوں کی ثقاہت وعدالت بیان کرنے میں کوئی پختہ رائے قائم نہیں کرپاتے، تواس کے لیے 'ارجو' کے الفاظ لاکرامید ظاہر کرتے ہیں کہ ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں، جیساکہ اسماعیل بن حفص بصری کہ متعلق فرمایاکہ میں امید کرتاہوں کہ ان سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[30]

مااعلم بہ باسا:

کسی راوی کی عدالت وثقاہت بیان کرنے کے لیے 'مااعلم بہ باسا' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیساکہ حرملہ بن یحییٰ مصری کے بارے میں فرمایا۔[31]

ثقۃ:

راویوں کی تعدیل کے لیے امام نسائی عام طورپر 'ثقۃ' کالفظ استعمال کرتے ہیں، اسی لفظ سے ہی اکثر راوی کی ثقاہت وعدالت بیان کی ہے، جیساکہ ابراہیم بن سوید النخعی الکوفی کے بارے میں فرمایاکہ وہ ثقہ ہیں۔[32]

ثقۃ ثقۃ ثقۃ:

امام نسائی نے 'ثقة ثقة ثقة' تین بار کہہ کر بھی راوی کی ثقاہت وعدالت کو بیان کیاہے، غالباًیہ ایک ہی راوی کی ثقاہت وعدالت کے بارے میں آپ نے ثقہ کے تینوں الفاظ فرمائے، جیساکہ السنن الکبریٰ میں کتاب النذور کے تحت النذر فی المعصیۃ میں بیان کردہ روایت میں فرمایاکہ طلحہ بن عبدالملک ثقہ ثقہ ثقہ ہیں۔[33]

ثقۃ وابنہ ثقۃ:

کبھی کسی راوی کی ثقاہت وعدالت کوبیان کرتے ہیں توساتھ ہی اس کے بیٹے کی ثقاہت وعدالت کو بھی بیان کردیتے ہیں، جیساکہ واصل بن عبدالاعلیٰ کے بارے میں فرمایاکہ وہ ثقہ ہیں اوران کے بیٹے ثقہ ہیں۔[34]

ثقۃ ،ثبت:

کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت 'ثقة ،ثبت' کے الفاظ بھی بیان کردیتے ہیں، جیساکہ اسحاق بن منصور تمیمی کے بارے میں فرمایاکہ وہ ثقہ ثابت ہیں۔[35]

ثقۃ امین:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت اس کے لیے 'ثقة امین' کے لفظ بیان کرتے ہیں، جیساکہ الحسن بن اسماعیل الکبی کے بارے میں فرمایاکہ وہ ثقہ امین ہیں۔[36]

ثقۃ ثبت مامون:

کسی راوی کی ثقاہت وعدالت بیان کرتے وقت ایک سے زیادہ الفاظ کے ساتھ بیان کردیتے ہیں، ایک ہی راوی کے لیے 'ثقۃ ثبت مامون' تینوں الفاظ بیان کردیتے ہیں، جیساکہ بکیر بن عبداللہ القرشی کے بارے میں فرمایاکہ وہ 'ثقہ ثبت مامون' ہیں۔[37]

ثقہ مامون، احد الزھاد:

کبھی کسی راوی کی ثقاہت عدالت بیان کرنے کے لیے صرف ثقہ کے الفاظ استعمال کرنے کی بجائے اس کے لیے 'ثقه مامون، احدالزھاد' کے الفاظ بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن ادھم کی ثقاہت وعدالت کو ان الفاظ کے زریعے بیان فرمایا۔[38]

ثقہ حافظ:

کبھی کسی راوی کے بارے میں 'ثقۃ حافظ' کہہ کر اس کی ثقاہت وعدالت کو بیان کرتے ہیں، جیسا کہ یحییٰ بن حکیم کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ حافظ ہیں۔[39]

ثقہ مستقیم الحدیث:

کسی راوی کی تعدیل کو"ثقة مستقيم الحديث" کے الفاظ سے بیان کرتے ہیں، جیسا کہ خالد بن زیاد خراسانی کی تعدیل کو انہی الفاظ کے ساتھ بیان کیا۔[40]

ثقہ مامون حافظ:

کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے امام نسائی 'ثقۃ مامون حافظ' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ علی بن حجر مروزی کی ثقاہت کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[41]

ثقہ مامون، احد الفقہاء:

امام نسائی کبھی کسی راوی کے بارے میں 'ثقه مامون، احدالفقهاء' کے الفاظ کے ساتھ اس کی ثقاہت وعدالت بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن خالد بغدادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ 'ثقه مامون، احدالفقهاء' ہیں۔[42]

ثقہ مامون، احد الائمۃ:

کسی راوی کے لیے اس کی ثقاہت وعدالت کو 'ثقه مامون ،احدالائمة' کے الفاظ سے بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن محمد الفزاری کی تعدیل میں یہ الفاظ بیان فرمائے۔[43]

ثقہ مامون، صاحب الحدیث:

کبھی کسی راوی سے متعلق ثقاہت وعدالت کو 'ثقۃ مامون،صاحب الحديث' کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں، جیسا کہ احمد بن سلیمان جزری کے متعلق 'ثقہ مامون، صاحب الحدیث' فرمایا۔[44]

ثقة صاحب حديث:

کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے امام نسائی 'ثقة صاحب حديث ' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ محمد بن عبداللہ بن عمار کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ صاحب حدیث ہیں۔[45]

ثقة صاحب حديث حافظ:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت اس کے لیے 'ثقة صاحب حديث حافظ' کے الفاظ بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ عمرو بن علی بصری کی ثقاہت وعدالت کو 'ثقة صاحب حديث حافظ' کے الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا۔[46]

ثقه، حافظ للحديث:

کبھی کسی راوی کی ثقاہت وعدالت بیان کرنے کے لیے 'ثقة ،حافظ للحديث' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن یعقوب سعدی کے بارے میں فرمایا۔[47]

ثقة كان يحفظ:

کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے 'ثقة يحفظ ' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ محمد بن یحییٰ مروزی کے بارے میں ثقة يحفظ فرمایا۔[48]

ثقة مامون:

کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے' ثقة مامون ' کے الفاظ بیان کرتے ہیں، جیسا کہ الحارث بن مسکین مصری کے بارے میں' ثقة مامون 'فرمایا۔[49]

ثقة مامون الرجل الصالح:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ مامون اور نیک آدمی ہیں، جیسا کہ مظفر بن مدرک خراسانی کے بارے میں فرمایا کہ ''ثقة مامون الرجل الصالح''ہیں، ایک مرتبہ اسی راوی کے بارے میں ''شيخ ثقة،صاحب حديث'' کے الفاظ بھی بیان فرمائے۔[50]

ثقة، ولو لم يصنف كان خيراله:

کسی راوی کی ثقاہت وعدالت تو'ثقة' سے کرتے ہیں، مگر ساتھ ہی اس کے ثقہ ہونے کی وضاحت بھی کر دیتے ہیں، جیسے اسد بن موسیٰ مصری کے بارے میں ثقہ فرما کر فرمایا کہ اگرچہ ان کی کوئی بہتر مصنف نہیں ہے۔[51]

ثقة الا انه كان يميل الارجاء:

کبھی راوی کی تعدیل لفظ 'ثقۃ' سے کرتے ہیں، مگر بعض اوقات اس کے عقائد کے متعلق بھی بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ الجارود بن معاذ کے بارے میں فرمایا کہ وہ مرجیہ عقائد کی طرف مائل تھے۔[52]

ثقۃ الا انہ مرجئ:

کسی راوی کی ثقاہت عدالت کو 'ثقۃ' سے بیان کرنے کے بعد اس راوی کے متعلق ضروری وضاحت بھی کر دیتے ہیں، جیسا کہ حماد بن ابی سلیمان اشعری کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں، مگر مرجئ تھے۔[53]

ثقۃ أنکر ایام طاعون:

کسی راوی کی تعدیل کو 'ثقۃ' کے ساتھ بیان کرتے ہیں، مگر اس کی بیماری والے دنوں کی ثقاہت کو انکار کرتے ہیں، جیسا کہ سعید بن ایاس الجیریری کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں، ان کی روایات کا طاعون والی دنوں کی بیماری میں لینے سے انکار کیا ہے۔[54]

ثقۃ کتب عنہ حدیثا کثیرا:

کسی راوی کی ثقاہت وعدالت کو 'ثقۃ' کے ساتھ بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بارے میں یہ بھی وضاحت کرتے ہیں کہ ہم نے ان سے بہت سی احادیث لکھیں، جیسا کہ اسماعیل بن المسعر مصری کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقہ ہیں ہم نے ان سے بہت سی احادیث کو لکھا ہے۔[55]

بغدادی ثقۃ:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت اس کی نسبت کے ساتھ اس کی تعدیل بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ خلف بن ھشام بغدادی کی ثقاہت وعدالت بیان کرتے وقت فرمایا کہ بغدادی ثقہ ہیں۔[56]

حدثنا اور اخبرنا فثقۃ:

بعض راویوں کی روایات کو مخصوص الفاظ کے ساتھ قبول کرتے ہیں، اگر وہ ان الفاظ کی شرائط پر پورا نہ اتریں تو ان کا انکار کر دیتے ہیں، جیسا کہ بقیۃ بن ولید الحمیری کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ 'حدثنا واخبرنا' کے ساتھ روایت بیان کریں تو ان کی روایت کو قبول کیا جائے گا اس صورت میں وہ ثقہ ہوں گے۔[57]

صدوق ثقۃ وبنی عبد الحکم کلھم ثقات:

بعض راویوں کی تعدیل اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ راوی کی ثقاہت وعدالت تو بیان کرتے ہیں، اور کبھی یوں بھی کرتے ہیں، کہ کسی کے تمام بیٹوں کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ وہ تمام ثقات کے درجے میں جیسا کہ محمد بن عبد الرحمن بن عبد الحکم کے بارے میں فرمایا کہ عبد الحکم کے تمام بیٹے ثقات کے درجے میں ہیں۔[58]

صالح:

کسی راوی کی تعدیل کو 'صالح' کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں، جیسا کہ احمد بن حماد مصری کے بارے میں فرمایا کہ وہ صالح ہیں۔[59]

صالح، لا باس بہ:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت 'صالح' کے بعد 'لاباس بہ' کا اضافہ کرتے ہیں، جیسا کہ احمد بن عبدالواحد تمیمی کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[60]

صویلح:

کبھی کسی راوی کی ثقاہت وعدالت بیان کرنے کے لیے 'صویلح' کے الفاظ بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن المستمر الھذلی کے بارے میں 'صویلح' کے الفاظ فرمائے۔[61]

صدوق:

امام نسائی کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے 'صدوق' کی اصطلاح بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ابراہیم بن موسیٰ اندلسی کے بارے میں فرمایا کہ وہ 'صدوق' ہیں۔[62]

صدوق، لا باس بہ:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت 'صدوق، لاباس بہ' کا اضافہ کرتے ہیں، جیسا کہ احمد بن عبدہ بصری کے بارے میں فرمایا۔[63]

صدوق، لا باس بہ، قلیل الحدیث:

بعض اوقات امام نسائی کسی راوی کی جب ثقاہت وعدالت کو بیان کرتے ہیں تو 'صدوق' کے الفاظ سے اس کی تعدیل بیان کرنے کے بعد یہ وضاحت بھی کر دیتے ہیں کہ اس راوی سے روایت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس راوی کی روایات قلیل تعداد میں ہیں، جیسا کہ احمد بن حفص نیشاپوری کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے۔[64]

ماعلمت فیہ الا خیرا:

راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے 'ماعلمت فیہ الاخیرا' کے الفاظ بھی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ جابر بن کردی کے بارے میں فرمایا: کہ میں نے خیر کے علاوہ جابر بن کردی میں کچھ نہیں پایا۔[65]

کان صاحب حدیث:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرتے وقت اس کے لیے 'کان صاحب حدیث ' کے الفاظ فرماتے ہیں، جیسا کہ الحسن بن اسحاق اللیثی کے بارے میں فرمایا کہ وہ صاحب حدیث تھے۔ [66]

مشہور الحدیث:

کسی راوی کی ثقاہت وعدالت کو بیان کرنے کے لیے حدیث میں اس راوی کا مقام ومرتبہ بیان کردیتے ہیں، جیسا کہ حفص بن حسان کے بارے میں فرمایا کہ وہ حدیث میں مشہور ہیں۔ [67]

احد الثقات:

کبھی کسی راوی کی تعدیل کو 'احدالثقات ' کے الفاظ سے بیان کرتے ہیں، جیسا کہ زکریا بن یحییٰ حنظلی کے بارے میں فرمایا کہ وہ ثقات والے راویوں میں سے ایک ہیں۔ [68]

احد الائمۃ:

کبھی کسی راوی کی تعدیل بیان کرنے کے لیے' احدالائمۃ ' کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، احمد بن سعید نے کہا کہ ہمیں محمد بن قاسم نے بیان کیا کہ میں ابوعبدالرحمن نسائی سے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک اسحاق اور قتیبہ میں سے کون زیادہ اجل ہیں، تو آپ نے اسحاق کے لیے 'احدالائمۃ' کے الفاظ بیان فرمائے۔ [69]

کان احد النبلاء:

کبھی کسی راوی کی ثقاہت وعدالت بیان کرتے وقت 'کان احدالنبلاء' کے الفاظ لے آتے ہیں، جیسا کہ ابواسحاق القرشی کے بارے میں فرمایا 'کان احدالنبلاء'۔ [70]

ھذا اثبت الثلاثۃ:

امام نسائی کوئی روایت بیان کرتے ہیں تو اس روایت میں موجود تمام روایوں کی تعدیل 'ھذااثبت الثلاثۃ ' سے بیان کردیتے ہیں، جیسا کہ سنن نسائی میں ایک روایت بیان کرنے کے بعد حماد، ایوب اور ابورجاء کے بارے میں فرمایا کہ یہ تینوں اثبت ہیں۔ [71]

ایک راوی کو دوسرے راوی سے ثقہ قرار دینا:

بعض راویوں کے بارے میں آپ ان کا تقابل بیان کردیتے ہیں کہ ان میں زیادہ ثقہ کون ہے، جیسا کہ ابونعیم کے بارے میں فرمایا: کہ وہ ہمارے نزدیک محمد بن عبید اور قاسم بن یزید سے زیادہ اثبت ہیں۔ [72] اسی طرح قتادہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ اشعث سے زیادہ اثبت اور احفظ ہیں۔ [73]

نام کے ساتھ ثقاہت بیان کرنا:

بعض اوقات امام نسائی کوئی روایت بیان کرتے ہیں تو اس روایت کے بعد اس کے ذیل میں اس روایت میں موجود راویوں کی ثقاہت بیان کر دیتے ہیں، جیسا کہ حماد بن سلمہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہمارے نزدیک اثبت ہیں۔[74]

خلاصہ:

امام نسائی نے تعدیل سے متعلق اصطلاحات کو اپنی السنن میں بیان فرمایا ہے، اسی طرح آپ کی تعدیل سے متعلق اصطلاحات کو مختلف ائمہ جرح و تعدیل نے اپنی کتب میں بیان کیا ہے، تعدیل کے کچھ ایسے الفاظ ہیں جن کو امام نسائی عموماً راویوں کی تعدیل میں بیان کرتے ہیں، آپ کی بیان کردہ اصطلاحات اور دیگر ائمہ کی بیان کردہ اصطلاحات میں کسی قدر مطابقت پائی جاتی ہے، جس طرح امام ترمذی اپنی السنن میں روایت بیان کرنے کے بعد اس کا حکم بیان کرتے ہیں کہ وہ روایت صحیح، حسن، ضعیف کس حکم میں آئے گی، اسی طرح آپ اپنی السنن میں بعض روایات کو بیان کرنے کے بعد راویوں کے لیے تعدیل کے الفاظ بھی ذکر کر دیتے ہیں، آپ جب کسی راوی کی مخصوص الفاظ کے ساتھ تعدیل بیان کرتے ہیں تو اسی راوی سے متعلق انہی الفاظ میں اضافے کے ساتھ تعدیل بیان کر دیتے ہیں، کبھی کسی ایک راوی کے بارے میں بیان کردہ تعدیل والے الفاظ کو دوسرے راوی کے لیے ان الفاظ میں اضافہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں، بعض راویوں کی تعدیل میں ایک ہی طرح کے الفاظ بیان کر دیتے ہیں، اسی طرح بعض راویوں کی تعدیل بیان کرنے کے ساتھ اس کے میں بارے میں قلتِ حدیث یا کثرتِ حدیث کے الفاظ کے ساتھ اس کا حدیث بیان کرنے کا درجہ بھی بیان کر دیتے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

[1] ۔ ذہبی، شمس الدین، ابو عبد اللہ، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۳۳ھ، ۲۰۱۲ء، ج۱، ص ۱۹۴۔

Al Dhahbi, Shahms-ud-Din, Tazkirat-ul-Haffaz, Dar-ul-kutub Al-Ilmiyya, Beirut, 2002 A.D, vol, 1/ 194.

[2]۔ ایضاً

Ibid.

[3]۔i– ایضاً

Ibid.

ii- عسقلانی، محمد بن احمد، تہذیب التہذیب، دار الحدیث القاہرۃ، ۱۴۳۱ھ، ج ۱، ص ۸۲۔

As-qalani, Muhammad bin Ahmad, Tahzeeb-ut-Tehzeeb,Dar-ul-Hadith, Alqahirah, 1431 A.H, vol, 1/ 82

[4]۔ زکی، یوسف، تھذیب الکمال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، ۲۰۰۴ء، ج ۱، ص ۱۰۸۔

Zaki, Yousuf ,Tahzeeb-ul-Kamal, Muasstu Rissala,, Beirut, 1425 H,vol, 1/ 108.

[5]۔i۔ شلبی، عبد المنعم، حسن، مقدمہ السنن النسائی الکبریٰ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت ، س۔ن، ج ۱، ص ۱۳۔

Shalbi, Hasan, Muqaddima Al-Sunan_Nisaee Al-Kubra, Muasstu Rissala, Beirut, vol, 1/ 13.

ii۔ مقدمہ سنن النسائی بشرح الامامین السیوطی والسندی، دار الحدیث القاہرۃ، ۲۰۱۰ء، ج ۱، ص ۹۔

Muqaddima Sunan-Al-Nisaee bishrah Al-Imamain Al-Suyyuti Wassinfi, Dar-ul-Hadith, Alqahirah,2010 A.D, vol, 1/ 9.

[6]۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹۴۔

Tazkirat-ul-Haffaz, vol, 1/ 194.

[7]۔ تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، ج ۱، ص ۱۰۵۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 105.

[8]۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹۴۔

Tazkirat-ul-Haffaz, vol, 1/ 194.

[9]۔ ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمن، مقدمہ ابن الصلاح، المکتبۃ الفاروقیہ، ملتان، س۔ن، ص ۱۹۴۔

Ibn Salah, Usman bin Abdul Rehman, Muqaddama Ibn Salah, Al Maktabah Al Faroqiya, Multan, pg, 194.

[10]۔ ابن کثیر، عماد الدین، البدایہ والنہایۃ، مکتبہ المعارف، بیروت، ۱۹۹۰ء، ج ۱۱، ص ۱۲۳۔

Ibn-e-Kaseer, Imadudin, Al Badaiya Wa Nihaiya, Maktbah Al Mar'if, Beirut, 1990 A.D, vol, 11/ 123.

[11]۔ عسقلانی، ابن حجر، مقدمہ فتح الباری، دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان، ۲۰۰۳ء، ج 1، ص ۸۔

As-qalani, Ibn-e-Hajr, Muqadma Fath ul Bari, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 2003 A.D, vol, 1/ 8.

[12]۔ i ۔ ذہبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۵ء، ج ۱۴، ص ۱۳۱۔

Al Dhahbi, Shahms-ud-Din, Siyar I'lamunnubala, Muassisa Alrisala, Beirut, 1985 A.D, vol, 14/ 131.

ii۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹۴۔

Tazkirat-ul-Haffaz, vol, 1/ 194.

[13]۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۱۳۱۔

Siyar I'lamunnubala, vol, 14/ 131.

[14]i۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۱۳۲

Siyar I'lamunnubala, vol, 14/ 132.

ii۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹۵۔

Tazkirat-ul-Haffaz, vol, 1/ 195.

[15]۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۱۳۱۔

Siyar I'lamunnubala, vol, 14/ 131.

[16]۔ مقدمہ زھر الربی، ج ۱، ص ۵۶۔

Muqadma Zahr Rabi, vol, 1/ 56.

[17]i۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۱، ص ۱۹۵۔

Tazkirat-ul-Haffaz, vol, 1/ 195.

ii۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۱۳۲۔

Siyar I'lamunnubala, vol, 14/ 132.

iii۔ ابن خلکان، شمس الدین، وفیات الاعیان، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۹۹۷ء، ج ۱، ص ۴۷۔

Ibn e Khilkan, Shams ud Din, Wafyat ui Ayan, Dar e Ihya ut Turas Al Arbi, Beirut, 1997 A.D, vol, 1/ 47.

iv-البدایۃ والنھایۃ، ج ۱۱، ص ۱۲۷

Al Badaiya Wa Nihaiya, vol, 11/ 127.

v- تھذیب الکمال، ج ۱، ص ۱۰۹۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 109.

vi-دہلوی، شاہ عبد العزیز، بستان المحدثین، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، س-ن، ص ۲۹۸۔

Dehlvi, Shah Abdul Aziz, Bustan ul Muhadiheen, H.M Saeed Company, Karachi, pg, 298.

[18]i ۔ ایضاً

Ibid.

ii۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۴، ص ۱۳۲۔

Siyar I'lamunnubala, vol, 14/ 132.

iii۔ البدایۃ والنھایۃ، ج ۱۱، ص ۱۲۔

Al Badaiya Wa Nihaiya, vol, 11/ 12.

iv۔ تھذیب الکمال، ج ۱، ص ۱۰۹۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 109.

v۔ تہذیب التھذیب، ج ۱، ص ۸۲۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 82.

vi-بستان المحدثین، ص۲۹۸۔

Bustan ul Muhadiheen, vol, 298.

[19]i۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۳۳۴۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 334.

ii۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۲۱۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 121.

[20]۔اکمال تہذیب الکمال، ج۱، ص۲۰۔

Akmal Tehzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 20.

[21]i ۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۳۴۵۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 345.

[22]۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۰۷۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 107.

[23]iشیوخ النسائی، ج۱، ص۵۷۔

Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 57.

[24]۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۲۰۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 120.

[25]i۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۸۷۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 87.

ii۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۶۸۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 68.

[26]۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۶۳۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 163.

[27]i۔ایضاً، ج۱، ص۱۴۸۔

Ibid, vil, 1/ 148.

[28]iنسائی، الضعفاء والمتروکین، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت، ۱۹۸۵ء، ص۴۵۔

Nisa'ee, Ahmad bin Shoaib, Al Zuafa wal Matrokeen, Muassisah al kutub Al Saqafiyya, Beirut, 1985 A.D, pg, 45.

ii۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۳۱۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 131.

[29]۔ایضاً

Ibid.

[30]i۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۳۰۳۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 303.

31۔ شیوخ النسائی، ج۱، ص۷۲۔
Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 72.

32۔ i ۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۲۴۹۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 249.

ii۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۵۸۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 158.

33۔ نسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبریٰ، کتاب النذور، باب النذر فی المعصیۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۹۹۱ء، ج۳، ص۱۳۴۔
Nisa'ee, Ahmad bin Shoaib, Al Sunan al Kubra, Kitab un Nuzr, Bab Al nuzr fi almasiyah, Darul kutub al Ilmiyyah, Beirut, 1991 A.D, vol, 3/ 134.

34۔ شیوخ النسائی، ج۱، ص۷۱۔
Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 71.

35۔ i ۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۴۰۶۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 406.

ii۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۳۷۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 137.

36۔ معجم المشتمل، ص۹۷۔
Mujam almushtamil, pg, 97.

37۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۴۸۹۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 489.

38۔ i ۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۲۱۷۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 217.

ii۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۳۷۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 137.

39۔ شیوخ النسائی، ج۱، ص۶۹۔
Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 69.

40۔ السنن الکبریٰ، ج۱، ص۱۷۹۔
Al Sunan al Kubra, vol, 1/ 179.

41۔ شیوخ النسائی، ج۱، ص۵۸۔
Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 58.

42۔ i ۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۲۱۷۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 217.

43۔ i ۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۸۰۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 180.

ii۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۲۷۸۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 278.

44۔ i۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۷۷۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 77.

ii۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۱۰۲۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 102.

iii۔ شیوخ النسائی، ج۱، ص۵۶۔

Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 56.

45۔ شیوخ النسائی، ج ۱، ص ۵۴۔

Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 54.

46۔ ایضاً، ص ۶۰۔

Ibid, pg, 60

47۔ ایضاً، ص ۶۷۔

Ibid, pg, 67

48۔ ایضاً، ص ۵۴۔

Ibid, pg, 54

49۔ اکمال تہذیب الکمال، ج ۲، ص ۱۰۴۔

Akmal Tehzeeb-ul-Kamal, vol, 2/ 104.

50۔ تہذیب التہذیب، ج ۷، ص ۸۵۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 85.

51۔ i۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۲۷۸۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 278.

iii۔ ذھبی، شمس الدین، میزان الاعتدال، دار الکتب العلمیہ بیروت، س۔ن، ج ۱، ص ۲۰۷۔

Al Dhahbi, Shahms-ud-Din, Meezan ul Eta'dal, Dar-ul-kutub Al-Ilmiyya, Beirut, vol, 1/ 207.

52۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۵۶۰۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 560.

53۔ i ۔ تہذیب التہذیب، ج ۲، ص ۲۸۰۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 2/ 280.

ii۔ تہذیب الکمال، ج ۳، ص ۱۲۲۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 3/ 122.

54۔ i۔ تہذیب الکمال، ج ۴، ص ۹۴۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 4/ 94.

55۔ شیوخ النسائی، ج ۱، ص ۶۴۔

Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 64.

56۔ تہذیب التہذیب، ج ۳، ص ۴۰۷۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 3/ 407.

57۔ i ۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۴۷۳۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 473.

ii۔ تہذیب الکمال، ج ۲، ص ۸۵۔

Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 2/ 85.

58۔ شیوخ النسائی، ج ۱، ص ۵۵۔

Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 55.

59۔ i ۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۷۰۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 70.

60۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۹۷۔

Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 97.

61۔ شیوخ النسائی، ج ۱، ص ۶۱۔

Shuyyoukh Nisaee, vol, 1/ 61.

62۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۹۷۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 197.

63۔ تہذیب الکمال، ج۱، ص۱۳۸۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 1/ 138.

64۔ i۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۶۹۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 69.

65۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۵۵۲۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 552.

66۔ ایضاً، ص۱۲۲۔
Ibid, pg, 122

67۔ ایضاً، ص۲۴۴۔
Ibid, pg, 244

68۔ i۔ تہذیب الکمال، ج۳، ص۵۸۹۔
Tahzeeb-ul-Kamal, vol, 3/ 589.

ii۔ میزان الاعتدال، ج۱، ص۵۵۶۔
Meezan ul Eta'dal, vol, 1/ 556.

69۔ تعدیل و تجرتح، ج۱، ص۳۷۲۔
Tadeel-o-Tajreeh, vol, 1/ 372.

70۔ تہذیب التہذیب، ج۱، ص۱۸۳۔
Tahzeeb-ut-Tehzeeb, vol, 1/ 183.

71۔ نسائی، احمد بن شعیب، سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب مکیلۃ زکاۃ الفطر، دار الفکر بیروت۔ لبنان، ۲۰۰۵ء، ص۵۰۳۔
Nisa'ee, Ahmad bin Shoaib, Sunan al Nisa'ee, Kitab uz Zakat, bab Makeelah zakat ul fitr, Darul fikr, Beirut, 2005 A.D, pg, 503.

72۔ سنن النسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النھار، باب التسبیح بعد الفراغ۔۔۔، ص۳۶۹
Ibid, Kitab Qayam ul lail o tatwau al alnhar, bab altasbeeh bad al firagh, pg, 369.

73۔ سنن النسائی، کتاب ا لنکاح، باب النھی عن التبتل، ص۶۳۵۔
Ibid, Kitab un Nikah, Bab Al nahi an altamtul, pg, 635.

74۔ عمل یوم واللیلۃ، مایقول لاخیہ اذا قال انی لاحبک، ج۱، ص۲۲۳
Amal youm o walailah, Ma yaqol o li akhihi iza qala inni lia hubbuka, vol, 1/ 223.